مولانا حافظ محمد شفیق

حضرت شیخ کے ساتھ بیتے لمحات

۳۱ اکتوبر ۲۰۱۵ ءکو صبح جب میں مادر علمی جامعہ عربیہ میں اپنے تدریسی فرائض سرانجام دینے کے لئے جوں ہی داخل ہوا تو مجھے ایک غم ناک خبر دی گئی جس نے دل ودماغ کو ہلا کر رکھ دیا۔شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں انا لله وانا اليه راجعون !

اس خبر کا سننا تھا کہ میرے دل ودماغ کی سکرین پر آپ کے ساتھ بیتے ہوئے چند لمحے اور یادیں اُبھرا ُبھر کر سامنے آنے لگیں اور میں تصوراتی طور پر آپ کی عظیم اور غیر متنازع شخصیت کے سیرت وکردار کے چمن میں کھوگیا۔میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ مجھے حضرت شاہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کی چند گھڑیاں نصیب ہوئیں فالحمد لله على ذالك ۔

حضرت شاہ صاحبؒ سے ملاقات اوراس کا سبب

یہ ملاقات جولائی ۲۰۰۴ ء کے اواخر میں آج سے گیارہ سال پہلے ہوئی جب حضرت مولانا حافظ عطاء الرحمان مدنی صاحب مہتمم جامعہ عربیہ نے جامعہ کے زیرانتظام شائع ہونے والی صحیح بخاری کی مشہور اردو شرح ’’معین القاری‘‘ کے لئے ڈاکٹر صاحب کی تقریظ لینے مجھے اکوڑہ خٹک بھیجا تفصیل نذر قارئین ہے۔

میں صبح تقریبا سات بجے اکوڑہ خٹک پہنچا مدرسہ کے مرکزی گیٹ کے پاس ہی طلبہ سے پتہ چلا کہ حضرت شاہ صاحبؒ گھر (جو کہ تقریبا ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا) سے مدرسہ پہنچ کر مرکزی گیٹ کے پاس ایک کمرہ میں کچھ دیر بیٹھتے ہیں اور پھر دارالحدیث میں درس کے لئے تشریف لے جاتے ہیں میں اسی کمرہ میں بیٹھ کر آپ کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لے آئے میں نے سلام عرض کیا تعارف کرایا اور آنے کا مقصد بتایا چونکہ حضرت مہتمم صاحب کا حضرت شاہ صاحب سے پہلے ہی رابطہ تھا س لئے زیادہ تفصیل کی ضرورت محسوس نہ ہوئی حضرت شاہ صاحب دارالحدیث میں تشریف لے گئے جہاں بیٹھ کر ہزاروں علماء حفاظ اور قراء نے حضرت شاہ صاحب کے قیمتی جواہر پاروں اور ملفوظات سے اپنے دلوں کو منور کیا مجھے بھی اس دن آپ کے قیمتی ارشادات تقریبا دو گھنٹے تک سننے کا شرف حاصل ہوا،آپ کا درس عربی اور پشتو میں تھا اردو کے چند جملے بھی تھے جو مختلف اوقات میں استعمال

کیے، غالباً عام طور پر بھی اسی طرح عربی اور پشتو میں پڑھاتے تھے۔

عام دنوں میں آپؒ تین گھنٹے سے زیادہ درس دیتے تھے اس دن آپ نے یہ کہہ کر کہ آج گوجرانوالہ سے مہمان آیا ہے آج اتنا ہی پڑھیں گے کچھ دیر بعد درس ختم کر دیا۔

مہمان نوازی

درس کے اختتام پر آپ واپس اپنے اس کمرہ میں تشریف لے آئے جہاں درس سے پہلے بیٹھتے تھے میں بھی آپ کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا چند منٹ کے بعد آپ گھر کی طرف روانہ ہوئے گھر پہنچ کر آپ نے مجھے مہمان خانہ میں بٹھایا اور خود اندر چلے گئے، حضرت شاہ صاحب پہلے پانی لائے تاکہ میں ہاتھ دھولوں پھر ناشتہ لے آئے میں دل میں شرمندگی محسوس کر رہا تھا کہ آپ میرے لئے خود گھر سے چیزیں لا رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے صبح ناشتہ کرلیا تھا تم کرو لیکن میری دل جوئی کے لئے آپ نے چند لقمے میرے ساتھ تناول فرمائے میں چونکہ گوجرانوالہ سے رات بھر سفر کر کے وہاں پہنچا تھا اس لئے آپ نے ناشتہ کے بعد فرمایا کہ کچھ دیر آرام کرلو۔

ظہر تک میں نے آرام کیا پھر ظہر کے وقت اٹھ کر نماز کی تیاری کی اور آپ کی ہی امامت میں نماز ظہر ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا نماز ظہر کے بعد آپ گھر تشریف لے گئے اور گھر سے اپنے ذاتی لیٹر پیڈ پر حضرت مہتمم صاحب کے نام لکھا ہوا خط اور ۴ صفحات پر مشتمل تقریظ مجھے عنایت فرمائی اگر چہ آپ نے خود حضرت مہتمم صاحب کو خط میں تقریظ میں حذف واضافہ کی اجازت عنایت فرمائی تھی میں نے پھر بھی موقع غنیمت سمجھتے ہوئے دونوں تحریریں پڑھیں اور جہاں اردو تلفظ کی اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت شاہ صاحب سے درخواست کی تو آپ نے وہ الفاظ درست کر دیئے۔

اس کے بعد دوپہر کا کھانا آیا دسترخوان پر میرے اور حضرت شاہ صاحب کے علاوہ ان کے بڑے بیٹے مولانا امجد صاحب جو کہ مہتمم صاحب کے مدینہ یونیورسٹی کے ساتھی بھی ہیں وہ بھی موجود تھے (کھانے میں زندگی میں پہلی بار زیتون کا پھل کھایا۔)

سخاوت وفیاضی

کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے مجھے جامعہ کے لئے اپنی تفسیر، تفسیر حسن بصریؒ اور کچھ دیگر کتب عنایت فرمائیں۔

میرا مقصد بھی پورا ہو چکا تھا اور حضرت شاہ صاحب نے بھی کسی جرگہ میں شرکت کرنا تھی میں دعاؤں کی درخواست کرتے ہوئے اجازت لے کر واپس آ گیا۔

حضرت شاہ صاحبؒ کا علمی مقام ومرتبہ

حضرت شاہ صاحب بلا شبہ اپنے علم وتقویٰ، اثر ورسوخ، حلقہ احباب اور شاگردوں اور عقیدت مندوں کے لحاظ سے پاکستان کے چند گنے چنے اہل علم بزرگوں میں سے تھے، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں بعض خصوصیات میں کوئی بھی آپ کے ہم پلہ نہیں تھا حضرت شاہ صاحب کے علمی مقام کے حوالہ سے صرف تین باتوں کا حوالہ دوں گا۔

(۱) حضرت شاہ صاحب نے مسلمانوں کے دوسرے بڑے روحانی مرکز مدینہ منورہ میں موجود مسلمانوں کی سب سے بڑی علمی وروحانی درس گاہ مدینہ یونیورسٹی میں حضرت حسن بصریؒ کی تفسیری روایات پر اعلیٰ اعزازی نمبروں کے ساتھ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی جو آپ کی علمی قابلیت پر بین ثبوت ہے۔

(۲) تفسیر حسن بصریؒ: تفسیر حسن بصریؒ آپ کے زمانہ طالب علمی کی یادگار ہے۔ حضرت حسن بصری کے تفسیر اقوال پر کام پہلے غالبا مدینہ یونیورسٹی کے کسی استاذ نے شروع کیا لیکن کچھ کام ہوا اور زیادہ رہ گیا، وہ حضرت شاہ صاحب نے مکمل کیا یہ تفسیر جامعہ احسن العلوم کراچی نے شائع کی ہے پانچ جلدوں میں ہے یہ تفسیر اور اس کے مقدمہ میں مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ تفسیر کے استاذ اور شاہ صاحب کے اس تحقیقی کام کے نگران اور دیگر شیوخ کے تاثرات آپ کی علمی جلالت شان کا واضح ثبوت ہیں۔

(۳) بڑے مدارس دینیہ جہاں دورہ حدیث کا اہتمام ہے وہ سال کے آخر میں صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کے درس کے لئے نامور بزرگ اہل علم حضرات کو دعوت دینے کا شوق رکھتے ہیں۔

دو تین سال پہلے ہندوستان کی قدیم اور عظیم ترین دینی اور روحانی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی سالانہ تقریب کا موقع تھا تو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب سے رابطہ کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہماری سالانہ تقریب کے مہمان خصوص بنیں آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں اور وہیل چیئر پر ہی سفر کرتا ہوں اور اکیلا کہیں جا بھی نہیں سکتا تو انتظامیہ دیوبند نے دوبارہ رابطہ کیا کہ آپ اپنے ساتھ جتنے افراد بھی اپنی ضرورت کے لئے ساتھ لائیں ہم سب کے اخراجات برداشت کرنے کو تیار ہیں حضرت شاہ صاحب ہندوستان گئے اور دارالعلوم دیوبند کے ساتھ مزید کئی دینی اداروں کی تقریبات میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی حضرت شاہ صاحبؒ کے لئے اس تقریب میں شرکت یقیناً آپ کی جلالت شان پر دارالعلوم دیوبند کی سند ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی قومی وملی خدمات

خیبر پختونخواہ خصوصا افغانستان اور پاکستان کی مذہبی شخصیات اور سیاسی قائدین عموما آپ کی تدریس اصلاحی اور قومی خدمات سے خوب واقف ہیں اور امید ہے کہ آپ کے تلامذہ اور عقیدت مند تھوڑے ہی عرصہ میں

آپ کی شخصیت کے متعلق تفصیلی معلومات منظر عام پر لے آئیں گے میں صرف دو واقعات کی طرف اشارہ کرتا ہوں

(۱) ایک واقعہ تو میں ذکر کر چکا ہوں کہ جب میں ملاقات کر کے واپس آنے لگا تو آپ تقریباً چار بجے کسی جرگہ میں جا رہے تھے اور غالباً واپسی اگر جلد بھی ہوئی تو عشاء کے قریب ہوئی ہوگی آپ اندازہ لگائیں آج سے گیارہ سال پہلے آپ کی عمر تقریباً ۷۴ سال تھی اس عمر میں دن میں اتنی مصروفیات اور جوانوں کی طرح مفاد عام کے کاموں میں شرکت آپ کی مجاہدانہ زندگی پر واضح شہادت ہے۔

(۲) آپ کی قومی خدمات کے ضمن میں دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب 1998ء میں افغانستان پر امریکی حملہ سے پہلے حکومت پاکستان نے طالبان حکومت کے ساتھ معاملات مذاکرات سے حل کرنے کے لئے سرکاری وفد بھیجا تو میری معلومات کے مطابق اس وفد میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور آئی ایس آئی کے سابق جنرل محمود صاحب اور اس وفد میں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ شامل تھے شاہ صاحبؒ کو ایک تو فارسی اور عربی دونوں زبانوں پر عبور کی وجہ سے بطور ترجمان ساتھ لے جایا گیا لیکن طالبان حکومت کے اعلیٰ عہدے داران میں بھی بعض حضرات شاہ صاحبؒ کے شاگرد تھے اس اثر و رسوخ کی وجہ سے بھی آپ کو ساتھ لے جایا گیا۔

حضرت شاہ صاحبؒ اور معین القاری (شرح صحیح البخاری)

قارئین کرام! جب نظم جامعہ کی طرف سے ۲۰۰۱ء میں معین القاری شرح صحیح البخاری پر کام کا آغاز ہوا تو ابتداء میں احادیث کے متن کے طور پر صحیح البخاری کا وہی نسخہ زیر استعمال تھا جو مدارس میں پڑھایا جاتا ہے جس پر نہ تو اعراب ہیں اور نہ ہی احادیث اور ابواب پر نمبر لگے ہوئے ہیں تو حضرت شاہ صاحبؒ نے مشورہ دیا کہ آپ حضرات ڈاکٹر دیب مصطفیٰ، البغا والا نسخہ استعمال کریں اس میں اعراب بھی ہیں اور احادیث اور ابواب پر نمبر بھی لگے ہیں اس کے بعد تو حضرت شاہ صاحبؒ کے حکم پر ہی اس نسخہ کو متن کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ آپ نے تقریظ میں معین القاری کے بارے میں اپنے جن قلبی محبت بھرے جذبات کا اظہار فرمایا ہے آپ جیسی علمی شخصیت سے ایسے تاثرات نظم جامعہ اور اساتذہ جامعہ کے لئے جہاں بڑے حوصلہ کا سامان ہے وہاں معین القاری کے علمی مقام اور معیار کی صحت پر سند بھی ہیں اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کو اس کا بہترین اجر عطاء فرمائے۔(آمین)

حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ تقریظ معین القاری، جلد ۱، ۳، ۵ کے آخر میں رائے گرامی قدر کے عنوان سے موجود ہے۔ (ماہنامہ ''چراغ اسلام'' گوجرانوالہ دسمبر ۲۰۱۵ء)

اعترافِ عظمت وکمال

مشاہیر اہل علم اور مشائخ کی نظر میں

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی